سورة النساء

آیات ۱۲۹ - ۱۳۵

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ
فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ
يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا
حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ
يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ
الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫قف فَلَا تَتَّبِعُوا
الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسن معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی

نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی

اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست-

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام- داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا - اور تم ہر گز استطاعت نہیں رکھتے

اَنْ تَعْدِلُوْا - کہ عدل کرو

بَيْنَ النِّسَآءِ - عورتوں (بیویوں) کے مابین

وَلَوْ حَرَصْتُمْ - اور اگر (یعنی خواہ) تم خواہش کرو

فَلَا تَمِيْلُوْا - تو پھر نہ تم ایک (ہی) کی طرف جھک جاؤ

كُلَّ الْمَيْلِ - سارے کا سارا جھکنا

فَتَذَرُوْهَا - کہ چھوڑ دو اس کو (یعنی دوسری بیوی کو)

كَالْمُعَلَّقَةِ - لٹکائی ہوئی کی مانند

اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ ، اِسْتِطَاعَةً
طاقت / استطاعت رکھنا (X)

مَالَ يَمِيْلُ ، مَيْلًا
ہٹ جانا ، جھک جانا

وَذِرَ يَذَرُ ، وَذْرًا چھوڑ دینا

عَلَّقَ يُعَلِّقُ ، تَعْلِيْقًا لٹکانا (II)

مُعَلَّق لٹکا ہوا

مُعَلَّقَة لٹکی ہوئی

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٢٩﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿١٣٠﴾

وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا - اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ کرو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ - تو یقیناً اللہ ہے

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا - بے انتہا بخشنے والا بہت رحم کرنے والا

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا -اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں

يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا - تو بے نیاز کر دے گا اللہ ہر ایک کو

يُغْنِ اصل میں يُغْنِيْ تھا جواب شرط کی وجہ سے ي گر گیا

مِّنْ سَعَتِهٖ - اپنی وسعت سے

سَعَت وسعت , گنجائش

وَكَانَ اللّٰهُ - اور اللہ ہے

وَاسِعًا حَكِيْمًا - وسعت دینے والا حکمت والا

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ
كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے لہٰذا (قانون الٰہی کا منشا پورا کرنے کے لیے یہ کافی ہے کہ) ایک بیوی کی طرف اِس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا چھوڑ دو اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ چشم پوشی کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے اور اگر دونوں میاں بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو بے پروا کر دے گا اور اللہ وسعت کرنے والا حکمت والا ہے

Ye will not be able to deal equally between (your) wives, however much ye wish (to do so). But turn not altogether away (from one), leaving her as in suspense. If ye do good and keep from evil, lo! Allah is ever Forgiving, Merciful. But if the two separate, out of His plenty Allah will make each dispense with the other. Indeed Allah is All-Bounteous, All-Wise.

وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ‌ؕ

بیویوں کے معاملے میں عدل کا معیار

- اسی سورت مبارکہ کی آیت ۳ میں کہا گیا ہے کہ "اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم اپنی بیویوں میں (اگر ایک سے زائد ہیں) عدل نہیں کرسکو گے تو پھر ایک پر ہی اکتفا کرو" اس سے لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ عدل گنتی، ناپ تول، مادی اشیاء سے لے کر قلبی اور ذہنی میلان تک ہر شئے میں ہے —یہاں اس کی وضاحت کی گئی
- اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ اس لحاظ اور اس معنی میں تو عدل تمہاری طاقت سے باہر ہے۔ اگر تم اس طرح کا عدل کرنا چاہو بھی تو نہیں کرسکو گے
- دل کا میلان آدمی کے اپنے اختیار کی چیز نہیں ہے۔ آدمی تمام حالات میں تمام حیثیتوں سے دو یا زائد بیویوں کے درمیان مساوات نہیں برت سکتا۔ دو یا زائد بیویوں میں فرق ہونے کی بنا پر مثلاً جوان ہو اور دوسری عمر رسیدہ، ایک خوبصورت ہو اور دوسری خوبصورت نہ ہو، ایک خوش مزاج ہو اور دوسری بد مزاج تو شوہر کی طبعی رغبت ان دونوں کے ساتھ ایک جیسی نہیں ہو سکتی
- ان حالات میں قانون یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ محبت ورغبت اور جسمانی تعلق میں ضرور ہی دونوں کے درمیان مساوات رکھی جائے۔ بلکہ صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جب تم بے رغبتی کے باوجود ایک عورت کو طلاق نہیں دیتے اور اس کی اپنی خواہش یا خود اس کی خواہش کی بنا پر بیوی بنائے رکھتے ہو تو اس سے کم از کم اس حد تک تعلق ضرور رکھو کہ وہ عملاً بے شوہر ہو کر نہ رہ جائے

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ

قرآن کے اس حکم پر اعتراض !

- مستشرقین اور ان کے متاثرین تجدد پسند حضرات نے یہاں اس حکم پر جو اعتراض کیا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن ایک طرف عدل کی شرط کے ساتھ تعدد ازواج کی اجازت دیتا ہے اور دوسری طرف عدل کو ناممکن قرار دے کر اس اجازت کو عملاً منسوخ کر دیتا ہے۔ (لہٰذا تعدد ازواج جائز نہیں ہے)
- حقیقت میں اس آیت سے ایسا نتیجہ نکالنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے
- اگر یہاں **صرف** اتنا کہا گیا ہوتا کہ "تم عورتوں کے درمیان عدل نہیں کر سکتے" تو شاید یہ نتیجہ نکالا جا سکتا تھا، لیکن یہاں تو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے بعد فرمایا کہ "لہٰذا ایک بیوی کی طرف بالکل نہ جھک پڑو"
- **جو عدل** تعدد ازواج کے لیے لازمی ہے وہ اور ہے اور وہ ممکن ہے (ظاہری سلوک، عملی برتاؤ، ادائیگیٔ حقوق، نان نفقہ، خبر گیری، دیکھ بھال وغیرہ)
- **جو عدل** ناممکن ہے وہ اور ہے اور یہ تعدد ازواج کی شرط نہیں ہے (قلبی احساسات اور میلان)
- ایک آسمانی (الٰہی) قانون خلاف فطرت نہیں ہو سکتا، جو چیز انسان کے اختیار سے باہر ہے اللہ اس پر انسان کو مکلّف نہیں ٹھہراتا

وَاِنۡ یَّتَفَرَّقَا یُغۡنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنۡ سَعَتِہٖ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ وَاسِعًا حَکِیۡمًا ﴿۱۳۰﴾

اسلام کی ہمہ گیری اور وسعت

- اسلام نے فریقین (میاں بیوی) کو ہر ممکنہ حد تک نباہ کرنے کی ترغیب دی، یہ بات گذشتہ آیات میں فریقین کو مختلف اسالیب میں سمجھائی گئی
- اگر صلح و موافقت اور ساتھ رہنے کی ہر تدبیر ناکام رہے اور نوبت باالآخر علیحدگی ہی کی آجائے (اور یہ صورت عورت کو معلق چھوڑنے سے بہتر ہے) تو اس صورت میں عورت اور مرد پریشان نہ ہوں
- اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ ایسے حالات و اسباب پیدا فرمادے گا کہ دونوں مطمئن ہوجائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس عورت کو کوئی بہتر رشتہ مل جائے جو اس کے ساتھ مزاجی موافقت رکھنے والا ہو اور اس شوہر کو بھی اللہ تعالیٰ کوئی بہتر بیوی دے دے، اللہ نے ان سے اغناء کا وعدہ فرمایا ہے
- ایک دوسرے کو پسند نہ کرنا، مزاجوں کا متضاد ہونا، زندگی میں لڑائی جھگڑے کا معمول بن جانا، انسانی مزاج اور نفس کے میلانات ہیں، اسلام نے انسان کے شعور اور نفس کے ان میلانات کو حیرت انگیز حقیقت پسندی سے دیکھا اور مبنی بر حقیقت برتاؤ کیا اور اسے ایک ایسے نظام میں پرو دیا ہے جو انسانوں کی لیے بنایا گیا اور ان کی سہولت کی رعایت کی گئی
- اس عظیم نعمت اور اللہ کی رحمت کا اندازہ اسی چیز کا عیسائیت (ہندومت اور دیگر مذاہب) میں موازنہ کرنے پر ہوتا ہے کہ جہاں طلاق کی کوئی گنجائش نہیں چاہے انسانی زندگی جہنم ہی بن جائے

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ - اور اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الْاَرْضِ - اور وہ جو زمین میں ہے

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا- اور بیشک ہم تاکید (وصیت) کر چکے ہیں

وَصَّى يُوَصِّي ، تُوْصِيَةً وصیت کرنا، حکم دینا، انتہائی تاکید کرنا (II)

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ - جو دیئے گئے کتاب

آتى يُؤْتِي ، إيتَاءً دینا (IV)

مِنْ قَبْلِكُمْ - تم سے پہلے

وَاِيَّاكُمْ - اور تم کو بھی

اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ - کہ تقویٰ کرو اللہ کا

وَاِنْ تَكْفُرُوْا - اور اگر تم انکار کروگے

وَاِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيۡدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۱۳۲﴾

فَاِنَّ لِلّٰهِ -تو یقیناً اللہ ہی کے لیے ہے

مَا فِى السَّمٰوٰتِ - وہ جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الۡاَرۡضِ - اور وہ جو زمین میں ہے

وَكَانَ اللّٰهُ - اور اللہ ہے

غَنِيًّا حَمِيۡدًا - بے نیاز حمد کیا ہوا

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ - اور اللہ ہی کے لیے ہے وہ جو آسمانوں میں ہے

وَمَا فِى الۡاَرۡضِ -اور وہ جو زمین میں ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا - اور کافی ہے اللہ بطور کارساز کے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ
اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٣٢﴾

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی
تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ خدا سے
ڈرتے ہوئے کام کرو لیکن اگر تم نہیں مانتے تو نہ مانو، آسمان و زمین کی ساری چیزوں کا
مالک اللہ ہی ہے اور وہ بے نیاز ہے، ہر تعریف کا مستحق- ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب
چیزوں کا جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں، اور کارسازی کے لیے بس وہی کافی ہے

All that is in the heavens and all that is in the earth belongs to Allah. We enjoined upon those who were given the Book before you, and also yourselves, to have fear of Allah. But if you disbelieve, then bear in mind that all that is in the heavens and all that is in the earth belongs to Allah. Allah is Self-Sufficient, Most Praiseworthy. And to Allah belongs all that is in the heavens and all that is in the earth; and Allah suffices for help and protection.

وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَ لَقَدۡ وَصَّیۡنَا الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَ اِیَّاکُمۡ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

وصیت کبریٰ

- تمام انبیاء و مرسلین کی تعلیمات کا حاصل تقویٰ ہے
- قرآن حکیم اور دوسری مذہبی کتابوں میں سب سے بڑا پیغام تقویٰ وصلاح کا پیغام ہے
- احکام شریعت کی تعمیل کے سلسلے میں اصل جذبہ محرکہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ اور اس کی روح کے بغیر شریعت اور احکام شریعت مذاق بن کے رہ جائیں گے
- ان آیات میں اسی وصیت کبریٰ کی طرف توجہ مبذول کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اللہ سے محبت و خشیت کے تعلقات استوار کرلو اور اگر تم کفر و شرک وضلال کی راہ پر رہے تو تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے
- انسان میں اللہ تعالیٰ نے خیر اور شر دونوں کے داعیات رکھ دیئے ہیں، پھر ان کو بروئے کار لانے کے لیے دونوں کی تائید و حمایت کے عوامل بھی رکھے گئے ہیں۔ عقل شعور اور تمیز کی صلاحیتیں دے کر فی الجملہ آزادی عطا کی گئی ہے کہ جو چاہو راستہ اختیار کرو۔ تمہارے اختیار کردہ راستے کے مطابق عناصر قدرت تمہارے لیے ہموار ہوتے جائیں گے اور اسی کے مطابق تمہارے ساتھ آخرت میں سلوک ہوگا۔
- یہی حکم پہلے بھی دیا گیا اور تمہیں بھی دیا جارہا ہے، کیونکہ یہی وہ طریقہ ہے جس سے تم اپنے اللہ کو راضی کر سکتے ہو، اسی سے تم اپنی عائلی زندگی سے لے کر زندگی کے تمام دائروں میں کامیابی سے عہدہ برآ ہو سکتے ہو

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ... کی تکرار

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَاِیَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی
الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِیًّا حَمِیْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ
كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۱۳۲﴾

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ ... وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الایۃ کی تکرار

- لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ.. دو مرتبہ آیت 131 ہمیں اور پھر آیت 132 میں۔ اور اس سے پلے ایک مرتبہ آیت 126 میں بھی آچکا
- سورت اپنے اختتام کی طرف جارہی ہے، سورت کے اختتام کا تقاضا
- اس خاتمے میں مسلمانوں کو، منافقین کو اور اہل کتاب کو آخری تنبیہ کی گئ ہے کہ جو ہدایات تمہاری رہنمائی کے لیے ضروری تھیں، وہ دلائل کی وضاحت کے ساتھ، دے دی گئیں، اب ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے، مانوگے تو تمہارا نفع ہے، نہ مانوگے تو خدا کا کچھ بھی نہ بگاڑوگے، خدا اس پوری کائنات کا بلاشرکت غیرے مالک ہے
- اس کی حکومت اپنے بل بوتے پر قائم ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ وہ چونکہ پوری کائنات کا مالک ہے اس وجہ سے اس نے تم سے پہلے اہل کتاب کو بھی اپنے احکام و حدود سے آگاہ کیا اور اب تمہیں بھی اس سے آگاہ کر دیا کہ خدا سے ڈرتے رہو
- اہل کتاب نے نافرمانی کی تو انھوں نے خود اپنی شامت بلائی۔ خدا کا کچھ نہیں بگاڑا۔ اسی طرح اگر تم بھی کفر کروگے تو یاد رکھو کہ خدا تمہارا محتاج نہیں بلکہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے وہ تمہارے لیے کسی چیز کو پسند کرتا ہے تو اس لیے نہیں کہ اس کو اس کی احتیاج ہے بلکہ اس لیے کہ وہ حمید ہے۔ اس کی اس صفت کا تقاضا ہے کہ بے نیاز ہونے کے باوجود ساری خلق کو اپنے جود و کرم سے نوازے

اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ﴿۱۳۳﴾

اِنۡ يَّشَاۡ - اگر وہ چاہے

يُذۡهِبۡكُمۡ - تو وہ لے جائے گا تم کو

اَيُّهَا النَّاسُ - اے لوگو

وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ - اور وہ لے آئے گا دوسروں کو

وَكَانَ اللّٰهُ - اور ہے اللہ

عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا - اس پر قدرت رکھنے والا

ذَهَبَ جانا (I)

أذْهَبَ يُذْهِبُ ، إذْهابًا لے جانا (IV)

اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اِس کی پوری قدرت رکھتا ہے

If He wills, He has the full power to remove you, O mankind, and bring in others in your place.

اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا ﴿۱۳۳﴾

گذشتہ آیات میں کی گئی تاکید اور وصیت کا تسلسل۔ استبدال قوم

- ان آیات میں ایک حقیقت بالکل واضح کرکے بتادی گئی کہ اس کائنات کا خالق، مالک، اس کے بارے میں فیصلے کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے
- اس کا یہ اختیار اور تصرف انسانوں کے اوپر بھی ہے وہ افراد اور اقوام کو جب تک زندگی کی مہلت دیتا ہے وہ اپنے گھروں اور اپنے شہروں میں آباد رہتی ہے۔۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ اس کی تباہی کا فیصلہ فرماتا ہے تو ان کی تباہی کو کوئی نہیں روک سکتا۔کائنات ایک ایک ذرہ اس تصرف میں ہے
- قوم نوح، قوم عاد، قوم ثمود اور قوم لوط کی تاریخ تمہارے سامنے ہے، نافرمان قوموں کو اس نے نسیاً منسیاً کر دیا اور ان کی جگہ دوسری اقوام کو لا بسایا، جب انہوں نے نافرمائی کی تو ان کا بھی یہی انجام ہوا
- جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے　　مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی دیکھا ہے تُو نے　　جو معمور تھے وہ محل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
- ہم ان تباہ شدہ بستیوں (The Perished Nations) کے متعلق سب کچھ جانتے ہیں سوائے انکی تباہی کے اسباب
- اجڑا سا وہ نگر کہ ہڑپہ ہے جس کا نام　　اس قریۂ شکستہ و شہر خراب سے
عبرت کی اک چھٹانک برآمد نہ ہو سکی　　کلچر نکل پڑا ہے منوں کے حساب سے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ - جو ارادہ کرے گا

أَرَادَ يُرِيْدُ ، إِرادةً ارادہ کرنا (IV)

ثَوَابَ الدُّنْيَا - دنیا کے ثواب کا

ثَوَاب بدلہ

فَعِنْدَ اللّٰهِ - تو اللہ کے پاس ہے

ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - دنیا اور آخرت (دونوں) کا ثواب

وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ

سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا - سننے والا دیکھنے والا

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ
سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾

جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے
پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے

He who desires the reward of this world, let him know that with Allah is the reward of this world and also of the World to Come. Allah is All-Hearing, All-Seeing.

محمد اقبال

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا ﴿۱۳۴﴾

انسانی عقل و شعور کو صدا

- بارگاہ الٰہی سے دنیا اور آخرت دونوں کی سعادتیں مل سکتی ہیں اس کے پاس نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں اس دنیا کے ہوں یا آخرت کے
- اس کے پاس نہ ختم ہونے والی لازوال نعمتوں کو چھوڑ کر صرف عارضی اور فانی لذتوں پر قناعت کر لینا کس درجہ بے دانشی اور عاقبت نااندیشی ہے، یہ انسان کی اپنی کوتاہ نظری اور کم ہمتی ہے وہ بارگاہ رب العلمین سے صرف دولت، شہرت، عزت وجاہت کا ہی سوال کرکے رہ جائے
- تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا ورنہ گلشن میں علاج تنگیٔ داماں بھی تھا
- یہاں ان لوگوں کے عقل و شعور کو بیدار کیا جارہا ہے، جو صرف طالب دنیا ہیں
- اللہ طالب آخرت کو دنیا بھی دے دیتا ہے لیکن طالب دنیا کو آخرت نہیں دیتا
- ایمان اور تقوی ترک کرکے محض دنیاوی سعادت و خوشبختی کا حصول، کفر اختیار کرنے والے بے تقوی لوگوں کا زعم باطل ہے۔
- ایمان و تقوی کے بغیر دنیا حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے وقعت سی چیز ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

قَوّام : نگرانی کرنے والا

كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ - تم ہو جاؤ بہت زیادہ نگرانی کرنے والے

قِیام سے مبالغے کا صیغہ

بِالۡقِسۡطِ - انصاف کی

شُہْدَاء ، شہید کی جمع

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ - (اور) گواہی دینے والے اللہ کے لیے

وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ - اور اگرچہ (وہ ہو) تمہارے اپنے آپ پر

اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ - یا والدین پر

وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ - اور قرابت داروں پر

اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا - اگر وہ ہوں مالدار

یَکُن اصل میں یَکُونُ تھا اِنْ کی وجہ سے و گر گیا

اَوۡ فَقِيۡرًا فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا‌ فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى اَنۡ تَعۡدِلُوۡا‌ ۚ وَاِنۡ تَلۡوٗۤا اَوۡ تُعۡرِضُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۳۵﴾

اَوۡ فَقِيۡرًا - یا محتاج

فَاللّٰهُ اَوۡلٰى بِهِمَا - تو اللہ زیادہ حمایتی ہے ان دونوں کا

فَلَا تَتَّبِعُوا الۡهَوٰٓى - پس تم پیروی مت کرو خواہش کی

اَنۡ تَعۡدِلُوۡا - کہ انصاف (نہ) کرو

وَاِنۡ تَلۡوٗۤا - اور اگر تم مروڑتے ہو (زبانوں کو)

اَوۡ تُعۡرِضُوۡا - یا بے رخی کرتے ہو

فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ - تو یقیناً اللہ ہے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا - اس سے جو تم لوگ کرتے ہو باخبر

اَوۡلٰى - وَلِیٌّ سے افعل التفضیل کا صیغہ - زیادہ خیر خواہ، زیادہ قریب، زیادہ مستحق

هَوٰى (جمع اهْوَاء) - خواہش، آرزو

(ل و ي)

لَوَى يَلْوِي ، لَيًّا - (رسّی کا بٹنا)، کسی چیز کو مروڑنا، گھمانا، پیچھے مڑ کر دیکھنا

تَلْوٗٓا اصل میں تَلْوٗنَ تھا اِنْ کی وجہ سے ن گر گیا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ
الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ
تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ اُنکا خیر خواہ ہے لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے

Believers! Be upholders of justice, and bearers of witness to truth for the sake of Allah, even though it may either be against yourselves or against your parents and kinsmen, or the rich or the poor: for Allah is more concerned with their well-being than you are. Do not, then, follow your own desires lest you keep away from justice. If you twist or turn away from (the truth), know that Allah is well aware of all that you do.

يَاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا

نظام عدل و قسط کا قیام - اللہ تعالیٰ کا ایک واضح اور غیر مبہم حکم

- یہ آیت قرآن کریم کی عظیم ترین آیات میں سے ہے۔ (اسلامی نظامِ حیات کا ایک اہم اٹل اصول)
- نظام عدل و قسط کو قائم کرنے کا یہ حکم قرآن میں دوسرے مقامات پر بھی
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (۸) سورۃ المائدہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے
- لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ (۲۵) سورۃ الحدید۔ ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں،
- شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۳/۱۸
- وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۵/۴۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

نظام عدل و قسط کا قیام - اللہ تعالیٰ کا ایک واضح اور غیر مبہم حکم

- تمام مسلمانوں کو خطاب کیا گیا، یہ فرمانے پر اکتفا نہیں کیا کہ انصاف کی روش پر چلو، بلکہ یہ فرمایا کہ عدل و انصاف کے نظام کو قائم کرنے والے بنو، دنیا میں انصاف کے علمبر دار بنو۔
- قسط سے کیا مراد ہے؟ یہاں قسط سے مراد حق و عدل کی وہ میزان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی شکل میں عطا فرمائی ہے۔ مسلمانوں کو اس کا ذمہ دار بنایا جارہا ہے کہ ان کا کوئی قول یا عمل اس میزان سے ہٹا ہوا نہ ہو، وہ زندگی کے ہر معاملے میں اسی حق کی میزان کو جاری وساری اور قائم و نافذ کرنے کے پابند ہیں
- انفرادی زندگی پر بھی اسی کا غلبہ ہو اور اجتماعی زندگی پر بھی یہی حکمران ہو۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کہ انھیں اپنی زندگیوں میں اس کتاب سے راہنمائی لینا ہے اور اسے وہ حاکمانہ حیثیت دینی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کا کوئی معاشرہ اس سے انحراف نہ کرسکے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں سے جہاں تک ممکن ہوسکے وہ اللہ کی اس کتاب، اس دین اور اس میزان کے حق ہونے کی گواہی دیں
- غیر مسلموں کے سامنے علمی دلائل اور اپنے اجتماعی رویے سے ثابت کردیں کہ حقوق و معاملات میں اگر کوئی چیز انسانوں کو عدل اور انصاف پر قائم رکھتی ہے اور انسانی معاشرہ جس کی وجہ سے آسودہ زندگی گزارتا ہے تو وہ یہی کتاب اور میزان حق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا

- اللہ تعالیٰ خود عدل و قسط کو قائم کرنے والا ہے شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلائِكَةُ وَأُوْلُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۱۸/۳، اللہ گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، اور سارے فرشتے اور اہل علم بھی اس پر گواہ ہیں ، وہ عدل کا قائم کرنے والا ہے۔
- اللہ تعالیٰ اس زمین پر عدل قائم کرنا چاہتا ہے ، اس کے لیے وہ اپنے دین کا غلبہ چاہتا ہے،اور اس عظیم کام کے لیے اس کے کارندے اور سپاہی اہل ایمان ہی ہیں۔ انہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں عدل قائم کرے گا۔
- اس سے پہلے وہ اس امت کو برپا کرکے وہ بتا چکا کہ تم تم خیر امت ہو اور اس دنیا میں تمہارا ایک مقرر کردار ہے ،اسے ادا کرنے کے لیے کمر باندھو اور دنیا میں عدل و انصاف کا وہ معیار قائم کرو جو انسانیات کی تاریخ کا سب سے اونچا معیار اور مثالی عدل ہو
- یہ عدل قائم کرنے میں تمہارا مطمح نظر اور نصب العین ذات باری کی رضا کا حصول ہو ، اور اس معاملے میں کسی اور جذبے، کسی اور خواہش اور کسی اور مصلحت کو پیش نظر مت رکھو۔اس معاملے میں خود اپنی جماعت ، اپنی حکومت اور اپنی امت (Nation)کے مفادات کو بھی پیش نظر نہ رکھو۔ اس میں خدا ترسی اور رضائے الٰہی کے سوا تمہارے پیش نظر کوئی اور جذبہ نہ ہو ۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا قیام، اقامت دین، نظامِ عدل و قسط کا قیام ایک چیز ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ‌ ۚ اِنۡ يَّكُنۡ غَنِيًّا

- نظامِ عدل و قسط کے قیام کی اہمیت - معاشرے میں عدل و قسط کے قیام کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے لیے جدو جہد کرنے والوں کو اللہ کے گواہ کہا گیا ہے۔
- عدل اجتماعی (Social Justice) پر اسلام نے جتنا زور دیا ہے بدقسمتی سے آج ہم اس سے اتنے ہی بے بہرہ ہیں، خاص طور پر ہمارا مذہبی طبقہ، جس کو اس کے قیام کی جدو جہد کی قیادت کرنا چاہیئے تھی۔ آج کے مسلم معاشروں میں اس شعور کی ہی کمی ہے کہ عدل اجتماعی کی بھی کوئی اہمیت اسلام میں ہے۔
- سرمایہ دار کا غریبوں کا استحصال، نظامِ عدل کی ناانصافیاں، محروموں کی محرومیاں، دولت کی تقسیم کا غلط نظام، غریبوں کی ایک کثیر تعداد جو دو وقت کی روٹی کے قابل بھی نہیں، معاشرے کی اکثریت کا بنیادی ضروریات سے محروم ہونا.... اس وجہ سے ہے کہ معاشرے میں اس نظام عدل و قسط کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے

اس سے بھی بڑا المیہ امتِ مسلمہ میں یہ ہوا کہ اللہ کے اس انتہائی اہم حکم کا تذکرہ، اس کی اہمیت اس کے نفاذ کی کوئی صدا، کوئی تحریک (امت) کی سطح پہ برپا نہیں ہے، اس کا اجتماعی شعور امت میں پیوست نہیں ہے

حتیٰ کہ جن لوگوں نے اللہ کے اس حکم کی اہمیت کو جانا، امت کو یہ بھولا سبق یاد کرانے کی کوشش کی وہ اس امت میں اجنبی ٹھہرے [فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ (كَمَا قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم)، قِيلَ: يَا رَسُولَ الله، وَمَنْ الغُرَبَاء ﷺ قَالَ: "الَّذِينَ يُصْلِحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ"]

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (٨) سورة المائدہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ عدل کرو، یہ خداترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے
- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ.... (۴/۱۳۵) اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو
- ایک آیت میں حکم دیا کہ " گواہ بن جاؤ قِسط (عدل و انصاف)کے " دوسری جگہ حکم دیا گواہ بن جاؤ اللہ کے - ایک جگہ حکم دیا کھڑے ہو جاؤ قسط (عدل و انصاف) کے لیے دوسری جگہ فرمایا کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لیے۔ گویا یہاں پہ اللہ اور عدل و قسط گویا مترادف الفاظ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔
- اوپر دونوں آیات میں عدل و انصاف کے لیے انسان میں موجود رکاوٹوں کو بھی بیان کر دیا کہ یہ چیزیں انسانی مزاج کا حصہ ہیں لیکن خبر دار عدل و انصاف کی فراہمی اور اس کا قیام ان سے بھی کہیں بڑھ کر ہے